S_1997_1_50_52

عدالت عظمیٰ رپورٹس 1997 ایس یو پی پی 1 ایس۔سی۔آر۔

دیوی سنگھ

بنام۔

ریاست ہریانہ اور دیگران

2 مئی 1997

کے۔رامسوامی اور کے۔ٹی۔تھامس، جسٹسز

کوآپریٹو سوسائٹیاں:

کوآپریٹو سوسائٹی-صدر-سوسائٹی کے فنڈز کے لیے اکاؤنٹ کی ذمہ داری-اگرچہ سوسائٹی کے ضمنی قوانین کے تحت ذمہ داری خزانچی اور سکریٹری کی ہوتی ہے، صدر مجموعی طور پر ذمہ داری برداشت کرتا ہے-وہ خزانچی اور سکریٹری کے ساتھ اس کے اکاؤنٹنگ کے لیے اجتماعی ذمہ داری کا مقروض ہے اور خزانچی اور سکریٹری کے ساتھ مل کر معاشرہ کو ہونے والے نقصانات کی تلافی کے لیے ذمہ دار ہے-مناسب اکاؤنٹنگ نہ کرنا غبن ہے۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1996 کی پٹیشن نمبر 1344 کا جائزہ لیں

میں

1979 کی دیوانی اپیل نمبر 204۔

1978 کی دیوانی رٹ پٹیشن نمبر 1674 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے آر۔کے۔مہیشوری۔

جواب دہندگان کے لیے سی۔ایل۔ساہو (این پی) اور پریم ملہوترا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

7.2.1996 کا آرڈر واپس لیا جاتا ہے۔ہم نے اپیل کنندہ کے فاضل وکیل شری مہیشوری کو سنا ہے۔

واحد سوال یہ ہے کہ کیا سردار جنتی کلان کوآپریٹو ایگریکلچرل سروس سوسائٹی کے صدر کے طور پر اپیل

کنندہ دیگر دو افراد، یعنی سکریٹری اور خزانچی کے ساتھ، 65726.59 روپے کی رقم کے لیے ذمہ دار ہے۔ یہ ایک تسلیم شدہ عہدہ ہے کہ تاراچند سابق سکریٹری، اپیل کنندہ، سابق صدر اور سردار سنگھ سابق کیشیئر ہیں۔ یہ تنازعہ ہریانہ کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ کے تحت ایوارڈ کی کارروائی سے پیدا ہوا۔ رجسٹرار کو دیے گئے حوالہ پر، معاملہ انکوائری اور ضروری کارروائی کے لیے متعلقہ افسر کے پاس بھیج دیا گیا۔ اس کی بنیاد پر، فریقین کو نوٹس دینے اور مناسب انکوائری کے انعقاد کے بعد ایوارڈ منظور کیا گیا جس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ تین افسران، یعنی صدر کے طور پر اپیل کنندہ، سکریٹری کے طور پر تاراچند اور کیشیئر کے طور پر سردار سنگھ مشترکہ اور انفرادی طور پر 65726.59 روپے کی بے حساب رقم کے ذمہ دار تھے۔ سیکرٹری اور کیشیئر نے ایوارڈ کو حتمی ہونے دیا تھا۔ اپیل کنندہ نے اس معاملے کو اپیل میں پیش کیا، جس کی تصدیق ہوئی؛ نتیجتاً دائر کی گئی رٹ پٹیشن مسترد ہو گئی۔ اس طرح، اس عدالت کی طرف سے خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل منظور کی گئی۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل شری مہیشوری کا دعوی ہے کہ اپیلٹ اتھارٹی اس بنیاد پر آگے بڑھی کہ اپیل کنندہ نے غبن کا اعتراف کیا تھا اور اسی کے مطابق اس نے ایوارڈ کی تصدیق کی۔ اس عدالت نے اس کے مشاہدے پر ریکارڈ طلب کیا، پتہ چلا کہ ایسا کوئی اعتراف نہیں تھا۔ اس لیے اجازت دے دی گئی۔ اپیل کنندہ نے غبن کا اعتراف نہیں کیا ہے، اس لیے یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ اپیل کنندہ اس میں فریق تھا۔ یہ دلیل دی جاتی ہے کہ اس طرح کے ثبوت کی عدم موجودگی میں اسے سوسائٹی کے اراکین کی بے حساب رقم کے لیے کسی بھی ذمہ داری سے دوچار نہیں کیا جا سکتا۔ ہمیں دلیل میں کوئی وقت نہیں ملتی ہے۔ یہ سچ ہے کہ انکوائری کرنے والے رجسٹرار نے اعتراف نوٹ کیا تھا۔ داخلہ صرف تین افراد کے ذریعہ ایک ٹیمپو کی مشترکہ خریداری کے سلسلے میں تھا جسے عوامی کیریئر کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا اور اس سے حاصل ہونے والی آمدنی کو سوسائٹی کے ممبروں میں تقسیم کرنا ضروری تھا۔ یہ اپیل کنندہ اور دیگر کی طرف سے اعتراف کرنے کے مترادف نہیں ہے کہ انہوں نے رقم کا غلط استعمال کیا ہے۔ شواہد سے یہ دیکھا جاتا ہے کہ ایک مخصوص رقم، روپے کی شرح سے 1500 روپے ٹیمپو کی خریداری کے لیے ہر رکن کو کریڈٹ دیا گیا تھا اور اپیل کنندہ اور دیگر کی طرف سے اعتراف کیا گیا ہے کہ ٹیمپو خریدا گیا تھا۔ ایک بار جب یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ ٹیمپو اصل میں خریدا گیا تھا، تو سوسائٹی کے مذکورہ عہدیداروں پر یہ بوجھ پڑتا ہے کہ وہ عوامی گاڑی کے طور پر اس کے استعمال سے حاصل ہونے والے منافع کا حساب دیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ انہوں نے حساب نہیں لیا ہے۔ یہ سچ ہے کہ سوسائٹی کے ضمنی قوانین کے تحت، جیسا کہ ہمارے سامنے رکھا گیا ہے، ذمہ داری خزانچی اور سیکرٹری کی ہوتی ہے۔ لیکن اپیل کنندہ صدر ہونے کے ناطے مجموعی طور پر ذمہ دار ہوتا ہے۔ سوسائٹی کا صدر ہونے کے ناطے، وہ اس کے

اکاؤنٹنگ کے لیے خزانچی اور سیکرٹری کے ساتھ اجتماعی ذمہ داری کا مقروض ہے۔فنڈز کے حساب کتاب کی عدم موجودگی میں،ضروری اندازہ یہ ہے کہ ادارے کا نامناسب انتظام تھا اور اس طرح وہ سوسائٹی اور اراکین کو ہونے والے نقصان کو پورا کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ان کے خلاف درج جرم کسی جرم کے سلسلے میں ہے؛لیکن سرچارج کی کارروائی افسران یا وہاں کے ذمہ داروں کے ذریعے بے حساب رقم کے لیے ہوتی ہے۔سوسائٹی کا صدر ہونے کے ناطے،اپیل کنندہ کی اجتماعی ذمہ داری ہے کہ وہ سوسائٹی کے فنڈز کا حساب کتاب مناسب طریقے سے کرے۔اس کی کمی غبن کا باعث بنتی ہے۔

اس کے بعد یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ اپیل کنندہ کو کچھ دستاویزات فراہم نہیں کی گئیں تھیں اور اس لیے یہ فطری انصاف کے اصولوں کی خلاف ورزی ہے۔ہمیں وقت کے اس فاصلے پر دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے کیونکہ اس میں حقائق کے سوالات کی تحقیقات شامل ہوتی ہے۔

اس کے مطابق اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔بنا قیمت کے۔

آر۔پی۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
I am the author of this document

03.08.24